احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 6 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 6 مئی 2003ء 3 ربیع الاول 1424 ہجری-6 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 99

حمد و ثناء

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ- کتاب النکاح باب خطبة النکاح حدیث نمبر 1884)

حمد باری تعالیٰ اور شکر بجا لانے کے مضمون کا ایمان افروز تذکرہ

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکائے شہر میں داخل ہوئے

اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے قافلہ احمدیت کو آگے بڑھاتے چلے جائیں

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2- مئی 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 مئی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ میں آپ نے آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں حمد باری تعالیٰ اور کامیابیوں و کامرانیوں کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے مضمون کی تشریح فرمائی اور آخر پر فرمایا کہ جس بات کو میں جماعت کیلئے ضروری سمجھوں گا اس کو کہتا رہوں گا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 44 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ اور ہم ان جنتیوں کے سینے میں سے سب کدورتیں نکال پھینکیں گے اور نہریں ان کے قبضہ اور تصرف میں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے سب تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے ہم کو اس بہشت کا راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہمیں اس کا راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی بھی راستہ نہیں پاسکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول یقیناً سچ لے کر ہمارے پاس آئے تھے۔ اور انہیں بلند آواز سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں تمہارے اعمال کی وجہ سے وارث کیا گیا ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ **سبحان اللہ و بحمدہ** کا ورد کیا اس کی سب خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے لیکن میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں وہ ہیں **سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم**۔ قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ **حمادون** کھڑے ہو جائیں ان کے لئے الگ جھنڈا نصب کیا جائے گا اور وہ جنت میں جائیں گے۔ پوچھا جائے گا کہ حمادون کون ہیں جواب دیا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ جب فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو خدا کی حمد اور شکر کی وجہ سے آپؐ کا سر سواری پر جھکا ہوا تھا اور قریب تھا کہ آپؐ کی داڑھی مبارک پالان کو چھو جاتی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہر مومن پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ہر کامیابی پر سجدات شکر بجالائے۔ اس کے نتیجہ میں محبت الٰہی بڑھتی ہے اور ایمان ترقی کرتا اور پھر زیادہ کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ مومن ہر کامیابی پر حمد کرتا ہے اور اپنا قدم مزید آگے بڑھاتا ہے۔ خالص احسان مومنوں کو حمد و ثنا کی طرف کھینچتا ہے اور یہ ان کے لئے اتمام نعمت کا باعث بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ آسمانوں اور زمینوں میں اس کی حمد ہوتی ہے۔ حمد کرنے والے اس کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ جب اس کا بندہ اپنے جذبات سے الگ ہو کر اور فنا ہو کر اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے تو وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کے بغیر مومن ایک لمحہ بھی نہیں گزارتا اور جب اس کی قبولیت ملتی ہے تو اس کا دل حمد کے ترانے گاتا ہے۔ گزشتہ دنوں جماعت کا ہر فرد اور بچہ اللہ کے حضور جھک گیا اور خدا نے ہمارے خوف کو امن میں بدل دیا اور اس پر جماعت نے خدا کی حمد کا اظہار کیا۔ ایسا اظہار دنیا میں اور کہیں نہیں ملتا صرف یہی بات حضرت مسیح موعود کی سچائی کیلئے کافی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ مجھے حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت سے بہت پیار ہے۔ میں نرمی اور سختی کے مواقع کو جانتا ہوں اور انشاء اللہ اس کی توفیق سے فیصلے کرنے کی کوشش کروں گا۔ جو جماعت کیلئے بہتر سمجھوں گا وہ ضرور کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں اور اس کی حمد کے ساتھ اس قافلہ کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

اف تک نہیں کہا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں دس سال حضورؐ کی خدمت کی توفیق ملی۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں آیا میں بچہ تھا اور میری ہر بات ایسی نہیں ہوتی تھی جیسے میرے صاحب یعنی آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ ہو لیکن حضورؐ نے مجھے ایسی باتوں میں کبھی اف تک نہیں کہا اور مجھے کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا نہ یہ کبھی کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ حسن اخلاق میں آنحضرت ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ ایک دن تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کو جانے کے لئے کہا تو میں نے صاف جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل میں یہی تھا کہ میں وہ کام کر آؤں گا جو حضورؐ نے مجھے کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھر سے باہر آیا (اور حضورؐ کے کام کیلئے چل پڑا) لیکن راستہ میں بازار میں میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا)۔ اچانک وہاں حضورؐ تشریف لے آئے اور میری گدی کو پیچھے سے پکڑا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا حضورؐ مسکرا رہے تھے۔ پھر مجھے فرمایا انیس (پیار سے نام لیا ہے) جہاں کام کے لئے بھیجا تھا وہاں چلے جاؤنا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضورؐ جاتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم)

خود کما کر کھاؤ

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بیشک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1982ء (2)

22	جولائی	جاپان میں ناصر باؤلنگ ٹورنامنٹ کا انعقاد۔ جاپان کی احمدیہ تاریخ میں پہلی بار نماز عید 2 مقامات پر ہوئی۔ ناگویا اور ٹوکیو۔
23	جولائی	حضور نے مربیان کے اعزاز میں ایک دعوت سے خطاب فرمایا۔ حضور اس دعوت میں سائیکل پر تشریف لائے۔
27 جولائی تا 10 اگست		17 ویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس۔ حضور نے افتتاح فرمایا 2095 طلبہ و طالبات شریک ہوئے۔
28 جولائی تا 12 اکتوبر		حضور کا سفر یورپ
28	جولائی	حضور کی ربوہ سے لاہور روانگی اور پھر بذریعہ طیارہ کراچی آمد۔
29	جولائی	حضور کا لجنہ کراچی سے خطاب
30	جولائی	حضور کی کراچی سے روانگی
30 جولائی تا یکم اگست		ٹوکیو میں ایام دعوت الی اللہ۔ 7 ہزار کی تعداد میں لٹریچر کی تقسیم۔
31	جولائی	گیمبیا میں بیسی کے مقام پر احمدیہ ہائی سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
31	جولائی	حضور کی ناروے آمد۔
31 جولائی یکم اگست		جماعت کینیڈا کا جلسہ سالانہ۔
یکم	اگست	اوسلو (ناروے) میں حضور کا احباب سے خطاب
3	اگست	ناروے میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ حضور کی پکنک۔
5	اگست	حضور نے اوسلو میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔
5 تا 7	اگست	نائیجیریا میں تراجم قرآن کی 11 ویں سالانہ نمائش۔
6	اگست	حضور نے ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی اور اعلان فرمایا کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ کا نظام قائم کیا جائے۔ نیز خدام وانصار کی مجالس عاملہ سے الگ الگ ملاقات کی۔
8	اگست	حضور گوٹن برگ سویڈن کے لئے روانہ ہوئے۔
8	اگست	حضور نے گوٹن برگ میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ شام کو سویڈن کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی۔
10	اگست	حضور کوپن ہیگن ڈنمارک پہنچے۔
11	اگست	حضور نے ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی۔
12	اگست	حضور نے کوپن ہیگن میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا ایک اخبار کو انٹرویو دیا۔ ڈینش دانشوروں سے ملاقات فرمائی۔
13	اگست	حضور ہمبرگ جرمنی کے لئے روانہ ہوئے۔

خوشبو کا تسلسل

میں نے جو اس دلِ مسرور کی بیعت کی ہے
سلسلہ وار تعلق کی اطاعت کی ہے

ہے خدا ہی کی جلائی ہوئی بے شک دیکھو
اتنی ضو بار جو یہ شمع صداقت کی ہے

کیوں نہ میں حشر تلک اس کے ہی رنگوں میں رہوں
یہ جو تصویرِ ابد تاب ہدایت کی ہے

خود بخود کھلتا چلا جائے گا احوال مرا
مجھے کہنا نہ پڑے گا کہ محبت کی ہے

حکمراں کتنے ہی آتے ہیں چلے جاتے ہیں
بات ساری تو فقط دل پہ حکومت کی ہے

اس کی خوشبو کا تسلسل تو رہے گا دائم
وہ جو مٹی کے سپرد ایک امانت کی ہے

آرزو ہے کہ ظفرؔ ہو وہ کسی طور قبول
میں نے جو پیش، بصد ناز، شہادت کی ہے

صابر ظفرؔ

نیا انداز

ہو چکے آسماں میں راز و نیاز
ہے بہاروں کا اب نیا انداز

تمکنت امن کو ملی شاہد
دورِ مسرور کا ہوا آغاز

شاہد منصور

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

جس پر کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ احسان سے چکائے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اس کا تذکرہ کرے غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کے لئے ''مریم شادی فنڈ'' کی نہایت مبارک تحریک میں

احباب جماعت نے دل کھول کر قربانی میں حصہ لیا ہے

ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ 9 ہزار پاؤنڈز سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع - فرمودہ 28 فروری 2003ء بمطابق 28 تبلیغ 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 148 کی تلاوت فرمائی:۔

ترجمہ: اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ شکر کا بہت حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا **جس پر کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ احسان سے چکائے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اس کا تذکرہ کرے کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تو گویا اس نے شکر ادا کیا۔**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک مینہ برسنے لگا۔ آپؐ باہر نکلے اور اپنے بدن مبارک سے کپڑا اٹھا دیا یہاں تک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرنے لگا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا۔ تو فرمایا اس لئے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی المطر)

دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سال کی پہلی بارش پر سر سے کپڑا وغیرہ اتارتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے (۔) کہ یہ ہمارے رب سے تازہ تازہ آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔ (کنز العمال حدیث نمبر 4939)

ایک تیسری روایت میں ہے جس کا حوالہ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بارش کا پہلا قطرہ اپنا منہ کھول کر اپنی زبان پر لیا کرتے تھے۔

حضرت فضیل بن عمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: اب کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اچھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: اب کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اچھا ہوں۔ پھر تیسری بار پوچھنے پر اس نے کہا: اچھا ہوں اور خدا کی تعریف اور شکر ادا کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی چاہئے تھا۔ (الطبرانی)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

(۔)(النساء:148) یعنی خدا تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار اور مومن بن جاؤ گے۔ اس پیشگوئی میں ظاہر فرمایا کہ آنے والا عذاب شکر اور ایمان کے ساتھ دور ہو جائے گا۔'' (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 233)

حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

''ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہوں گے۔ اگر اتنی چشم نمائی خدا تعالیٰ نہ کرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اسے کیا پڑی ہے کہ کسی کو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ (۔) (النساء:148) کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو۔''

(ملفوظات جلد 3، جدید ایڈیشن صفحہ 206)

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ یہ مٹی کی خاک کی طرح انسان، اگر میں اس کو بخشوں نہ تو کیا کروں۔

اپنے عزیزوں اور خادموں کے ساتھ نیک سلوک اور احسانات پر قدردانی کے جذبات:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ جب گھر میں آتے تھے تو حضرت خدیجہ کا بہت پیار اور محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ نے آواز سنی تو فرمایا **اللھم ھالہ!** بخدا یہ تو ہالہ کی آواز ہے۔

اس پہ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ کیا اس بوڑھی قریشی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپؐ کو اس سے بہتر بیوی عطا فرما دی ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے مجھے اس سے بہتر بیوی عطا نہیں فرمائی۔ **خدیجہؓ نے اس وقت مجھے قبول کیا جبکہ کوئی دوسرا قبول کرنے والا نہیں تھا۔ اس نے اس وقت میری مدد فرمائی جبکہ میرا کوئی مدد فرمانے والا نہیں تھا اور اسی سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچے بھی عطا فرمائے۔** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 117)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکری بھی ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی سہیلیوں کو اس کا گوشت ضرور تحفہ بھجوایا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغاز اسلام سے ہی خاص قربانیوں اور خدمت کی توفیق پائی تھی اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ ان کی خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ ایک صحابی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اختلاف ہو گیا۔ اس پر جب حضور کو پتہ چلا تو آپؐ نے فرمایا: **جب اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم**

سب نے مجھے جھوٹا کہا اور ابوبکر نے میری سچائی کی گواہی دی اور اپنی جان اور مال سے میری مدد کی۔ کیا تم میرے اس ساتھی کی دل آزاری سے باز نہیں رہ سکتے۔

پھر اپنی وفات کے قریب کے عرصے میں فرمایا:

"لوگوں میں سے اپنی ہمہ وقت مصاحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر نے کیا ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو گہرا دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بناتا"۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضائل ابی بکرؓ)

حضرت ابوبکرؓ باہر گئے ہوئے تھے جب آنحضرت ﷺ نے دعویٰ فرمایا۔ جب واپس لوٹے تو آپ کی لونڈی نے کہا افسوس اس کا دوست پاگل ہوگیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حیرت سے پوچھا میرا دوست کون پاگل ہوگیا ہے؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا اور کہا وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ سیدھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ نے دعویٰ کیا ہے؟ آپ کو یہ خیال ہوا کہ میرا گہرا دوست تھا کہیں ٹھوکر نہ کھا جائے تو میں اس کو پہلے دلیل دیتا ہوں۔ آپ نے ان کو سمجھایا کہ دیکھو دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس وجہ سے دعویٰ کیا ہے، اس وجہ سے کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا نہیں مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ نہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کیا ہے۔ آپ (حضرت ابوبکرؓ) نے فرمایا پھر میں ایمان لاتا ہوں۔ آپ کا منہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے اس کو دیکھتے ہی میں اس کو سچا سمجھتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، اس نے اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کی اور دارالہجرۃ کی طرف مجھے ساتھ لے کر گئے، بلال کو اپنے ذاتی مال کے ذریعہ آزاد کرایا۔ اللہ عمر پر بھی رحم فرمائے وہ ہمیشہ حق بات کہتا ہے خواہ کڑوی ہی ہو.......... اللہ عثمان پر بھی رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! جدھر بھی وہ ہو تو حق کو اسی طرف کردے۔

(ترمذی کتاب المناقب)

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ حضورؐ کے قریب آگئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے (لوگوں سے) پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ حضور کی رضاعی والدہ حلیمہ ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب)

ہجرت مدینہ سے قبل نبوت کے تیرھویں سال مدینہ کے ستر افراد نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس موقعہ پر ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ آپ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے، ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپ کو غلبہ دے تو آپ ہمیں چھوڑ کر مکہ واپس چلے جائیں۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا: کہا ہرگز نہیں۔ **میرا خون تمہارا خون ہے تمہارا خون میرا خون ہے۔ تمہاری امان میری امان ہے اور تمہاری عزت میری عزت ہے۔ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ جس سے تمہاری جنگ ہوگی میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح کرو گے میں بھی اس سے صلح کروں گا۔** (سیرۃ ابن ھشام جلد 2 صفحہ 50-51)

یہ مشہور واقعہ ہے کہ جنگ حنین کے بعد جب مال غنیمت تقسیم ہو رہا تھا تو ایک انصاری نے اعتراض کر دیا رسول اللہ گویا آپ ناانصافی کر رہے ہیں اور زیادہ مال اپنوں کو دے رہے ہیں اور انصار کو نہیں دے رہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ایک بہت ہی دردناک خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اے انصار اگر تم یہ کہو کہ اے محمدؐ تو ہمارے پاس اس وقت آیا جبکہ تیرے پاس کچھ بھی نہیں تھا ہم نے تجھے قبول کیا اور ہم نے تجھے پناہ دی اور تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا ہم نے اپنی مالی قربانیوں سے تجھے غنی کر دیا۔ اگر تم یہ کہو تو میں تمہاری تمام باتوں کی تصدیق کرتا چلا جاؤں گا۔ اے انصار اگر لوگ مختلف وادیوں یا گھاٹیوں میں سفر کر رہے ہوں تو میں اسی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا جس میں تم انصار چلو گے اور اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی تو میں تم سے کہلانا پسند کرتا۔ تم تو میرے ایسے قریب ہو جیسے وہ کپڑے جو بدن کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور باقی لوگ ایسے ہیں جیسے اس کے اوپر کوئی کپڑے ہوتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 76)

شاہ حبشہ نجاشی کی جب وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا کہ شاہ حبشہ نجاشی وفات پا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کو مومن سمجھتے تھے اور اس نے صحابہ کرام جنہوں نے ہجرت حبشہ کی تھی ان پر بڑا احسان کیا ہوا تھا۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ موت کی خبر سنتے ہی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بعض لوگوں کی نماز جنازہ غائب پڑھانا۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے یہ بھی فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو۔ (بخاری کتاب المناقب)

نجاشی کی طرف سے ایک وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ بنفس نفیس ان کی خدمت کرنے لگے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں خدمت کرتے ہیں ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں **میرے پیارے صحابہ کی اس نے خدمت کی ہوئی ہے اس لئے میں بھی اس کے ساتھیوں کی، اس کے بھیجے ہوؤں کی خدمت کروں گا۔** (السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 57)

حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لمبی روایت مسند احمد بن حنبل میں آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریمؐ نے فرمایا ربیعہ! شادی نہیں کرو گے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا ربیعہ شادی نہیں کرو گے۔ تو انہوں نے کہا نہیں۔ پھر سوچا کہ حضور میرا بھلا برا جانتے ہیں۔ اب دریافت فرمایا تو مثبت جواب دوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے اثبات میں فرمایا جی ہاں یا رسول اللہ۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا انصار کے فلاں خاندان کی طرف جاؤ اور ان کو میرا پیغام دو کہ فلاں لڑکی سے تمہاری شادی کر دیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پیغام پر اس نے فوراً تسلیم کر لیا اور ان کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ولیمے کا انتظام بھی سارا خود فرمایا اور خود ولیمے میں شامل بھی ہوئے اور دعا بھی کروائی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند المدنیین)

ایک روایت میں حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی کی تلاش میں لوگ تیز قدموں سے آگے چلنے لگے۔ اس پر حضرت قتادہ پیچھے رہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوئے تاکہ آپ کی حفاظت کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

حضرت سلام بن ابی شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے خالد کے بیٹوں حبہ اور سواء سے سنا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپؐ اپنے دست مبارک سے کوئی کام کر رہے تھے یا کوئی عمارت بنا رہے تھے۔ ہم نے اس میں آپؐ کی معاونت کی تو آپ نے ہم سب کو دعا دی۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب طائف کے سفر سے واپس مکہ آئے تو مطعم بن عدی نے آپ کو پناہ دی تھی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ تلواروں کے سایہ میں آپ مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ مطعم کفر کی حالت میں ہی فوت ہوگیا۔ مگر حضرت حسان بن ثابت نے اس کے شریفانہ

برتاؤ پر اس کی مدح میں زوردار اشعار کہے جو ان کے دیوان میں اب تک محفوظ ہیں۔

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 183)

محمد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارہ میں فرمایا کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی رہائی کے لئے سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر ان سب کو آزاد کردیتا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب من سمی من اهل بدر)

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی بعثت سے پہلے ایک دفعہ ''نعمۃ الباری'' نام کتاب لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا اور لکھنی شروع کی تھی تو پھر اس کو بیچ میں ہی چھوڑ دیا اس وجہ سے کہ روایت میں آتا ہے کہ آپ کو خیال آیا کہ میں یہ جو کتاب لکھ رہا ہوں میرے قلم میں طاقت کہاں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرسکوں اور انعامات کو گن سکوں۔ وہ تو بارش کے قطروں کی طرح مجھ پر نازل ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے قلم رکھ دیا اور کہا خدا کی نعمتوں کو کوئی نہیں گن سکتا۔ جیسے ان بارش کے قطرات کا شمار۔ اس طرح یہ امر میرے امکان سے خارج ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو جو مجھ پر ہوئے ہیں گن سکوں۔ ساری دنیا اور اس کا ایک ایک ذرہ اور نظام عالم کو میں نے اپنی ذات کے لئے دیکھا ہے ایک معرفت کا دفتر مجھ پر کھولا گیا اور میں نے سمجھا کہ یہ بارش کا نزول محض اس لئے تھا کہ میں اس حقیقت کو پاؤں۔ میں افضال الٰہی اور انعام الٰہی کا شمار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا اور یہ راز منکشف ہوگیا کہ اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ہرگز نہ کرسکو گے۔

(حیات احمد جلد اول صفحہ 308)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک دلچسپ روایت ہے کہ:۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت اماں جان کی رائے اور تھی اور حضرت مولوی عبدالکریم کی رائے اور تھی کہ وہ کہاں کھڑی کی جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب حضرت اقدس سے اس کا ذکر کیا تو حضرت اقدس نے حضرت اماں جان کے متعلق فرمایا کہ جوان کی خواہش ہے وہی پوری ہوگی۔ کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکے بھی انہیں سے عطا فرمائے ہیں اور انہوں نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 397)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں نے اپنی ہوش میں کبھی حضور کو حضرت اماں جان سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا بلکہ ہر حالت میں ایک آئیڈیل جوڑے کی شکل ہوتی تھی۔ بہت کم خاوند اپنی بیوی کی دلداری کرتے ہیں جو حضرت اماں جان کی حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔

چند شعر ہیں حضرت مسیح موعود کے جو حضرت اماں جان کی جانب سے حضرت مسیح موعود کے شعر ہیں:۔

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

حضرت مسیح موعود نے کبھی خدام کو خواہ وہ آپ کے تنخواہ دار ملازم تھے یا آپ کے ساتھ سلسلہ بیعت میں خادم تھے حقیر اور کم پایہ نہیں سمجھا۔ بلکہ انہیں اپنے کنبہ کا ایک فرد اور اپنے اعضاء کا ایک جزو یقین کیا۔ اور اپنے عمل سے ہمیشہ دکھایا کہ کسی معاملہ میں کبھی کسی قسم کی ہتک ان کی پسند نہیں فرمائی۔ ان کو اپنے دوستوں اور خدام کا اس طرح پاس تھا کہ وہ کسی دوسرے سے بھی ان کی ہتک سننا پسند نہیں فرماتے تھے۔ .... دوست اور احباب تو بڑی بات ہے۔ آپ اپنے ادنیٰ درجہ کے خدام اور ملازمین سے بھی یہی سلوک فرمایا کرتے تھے .... خدام کے چھوٹے چھوٹے کام کی ہمیشہ قدر فرماتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان کی محنت سے زیادہ دیا کرتے۔ جن ایام میں کوئی کتاب یا رسالہ جلدی اور ضروری چھاپنا اور شائع کرنا مقصود ہوتا اور راتوں کو کام ہوا کرتا تھا تو جو لوگ حضور کے ساتھ عملہ پریس یا کاتب کام کرتے ان کے لئے دودھ اور دوسری چیزیں خاص توجہ سے مہیا فرمایا کرتے تھے۔ اور معمول سے زیادہ اجرتیں دیتے۔ اور باایں ہمہ ان کی کارگزاری پر نہ صرف خوشی بلکہ شکریہ کا اظہار فرماتے۔ جن لوگوں نے ان آنکھوں اور ہاتھوں سے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہوا ہے۔ حضور کے عطایا کا لطف اٹھایا ہوا ہے، آج ان کو کوئی بھی اور خوش نہیں کرسکتا جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے خوش فرمایا۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 359 تا 360)

حضرت مسیح موعود کی سنت کے مطابق میں بھی جس زمانے میں زیادہ کام کرتا تھا اور کتابیں تحریر کرتا تو بہت سی خواتین اور مرد اکٹھے ہوجایا کرتے تھے طوعی خدمت کے لئے، اس وقت مجھ میں ہمت تھی اور رات بارہ بارہ ایک ایک بجے تک کام کرتا تھا تو ان کا کھانا میں پھر اوپر سے خود لے کے آیا کرتا تھا اور خود ان کی خدمت کرتا تھا۔ تو یہ مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی سنت پر میں نے بھی عمل کرکے دیکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اس جگہ میں اس بات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا'' کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلے میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ **سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نوردین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ (دین) کے لئے وہ کررہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہوسکتیں''۔**

اب دیکھئے حضرت مسیح موعود نے اتنی بے شمار خدمت کی ہے مگر آپ کو یہ پھر بھی احساس رہتا تھا اپنے خدام کا کہ وہ ان خدمتوں میں مجھ سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ فرمایا میں رشک سے دیکھا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں ٹہل رہے تھے اور رو رہے تھے۔ کسی رفیق نے دیکھا کہ آپ حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہے: ''**کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر** ....'' اس پر حضرت مسیح موعود سے اس رفیق نے عرض کیا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں فرمایا کاش رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں یہ شعر میں نے کہا ہوتا۔ پس آنحضرت ﷺ سے جو آپ کا عشق تھا نا قابل بیان ہے۔

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

''میرے محبین سب کے سب متقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رفق اور حلم میں افضل، ایمان اور اطاعت میں اکمل۔ محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مرد مبارک، کریم، متقی عالم، صالح اور فقیہ و محدث، جلیل القدر، حکیم حاذق، عظیم الشان، حاج الحرمین، حافظ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اسم گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطا فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق وصفا، محبت و اخلاص اور وفا سے میری بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدمات دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ (دین) کے لئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ میں نے اسے

ایسے مخلصین میں پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹوں اور بیٹیوں پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کرکے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکرگزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صدیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر، (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جا سکا۔"

(حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 180 تا 181)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

"بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں جنہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔ لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے۔ انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا"۔

(الحکم جلد 6 نمبر 42 صفحہ 1 پرچہ 24 نومبر 1902ء) یعنی حضرت ابوبکر صدیق والا عمل، پھر حضرت مسیح موعود کو دیکھ کر کہا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود "نشان آسمانی" میں لکھتے ہیں:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

کیا ہی اچھا ہو اگر امت میں سے ہر ایک نورالدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو۔ اگر ہر ایک دل اسی طرح جس طرح نورالدین کا دل یقین سے پر تھا، یقین سے پر ہو جاوے۔

(نشان آسمانی صفحہ 46)

اب اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں حضرت سید سرور شاہ صاحب کی تعریف میں بھی بہت باتیں فرمائی ہیں۔ جب ثناء اللہ امرتسری سے مناظرہ ہوا تھا تو حضرت مسیح موعود نے بہت دعاؤں کے ساتھ ان کو بھیجا تھا مناظرے کے لئے اور اس مناظرے میں آپ کو ایک شیر قرار دیا ہے جو دشمن پر بڑی جرأت سے حملہ آور ہوتا ہے اور یہی حال ہوا اس مباحثہ کا انجام کہ ثناء اللہ کو شکست فاش ہوئی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "پس جب دونوں فریق بحث کے لئے جمع ہو گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی اور لوگ حاضر ہو گئے اور پوشیدہ طور پر میرے بعض رفیقوں کے دلوں میں خوف ہوا کیونکہ قوم کی درندگی انہوں نے معلوم کر لی تھی۔ پس میرے احباب پر آسمان سے تسلی نازل کی گئی اور خدا مدد کر رہا تھا اور خدا نے ان کو قوت لڑائی کی دے دی اور روح القدس نے ان کو مدد دی اور ثناء اللہ اس کی قوم کی طرف سے مقبول تھا۔ اور ہماری طرف سے مولوی سید محمد سرور شاہ پیش ہوئے۔

(اعجاز احمدی)

اب میں حضرت مسیح موعود کی قدر دانی کے سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریرات میں ان لوگوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جنہوں نے چند آنے چندے میں پیش کئے تھے اس زمانے میں، چند آنے یا چند روپے اور ان کا بڑے احسان مندی سے ذکر فرمایا ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ اس زمانے میں چند آنوں کا ذکر کرنا اور کتاب میں لکھنا کیسی تعجب کی بات ہے۔ لیکن اس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ آج جب ہم ان کے وہ حالات پڑھتے ہیں تو ہمارے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آج جبکہ جماعت خدمت دین میں اربوں روپیہ خرچ کر رہی ہے مجھے کامل یقین ہے یہ انہیں چند آنوں کی برکت ہے جو حضرت مسیح موعود کے غلاموں نے نہایت قربانی سے پیش کئے۔ ایک ایک پیسہ کرکے جوڑتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خدمت دین کی خاطر پیش کر دیا کرتے تھے۔

اب آپ کے جو غلام تھے خدمتگار، ان کا ذکر حضرت مسیح موعود کی زبان سے سنئے۔

ایک شیخ حامد علی صاحب تھے، آپ فرماتے ہیں:۔ "یہ جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے۔ اور قریباً سات آٹھ سال سے میری خدمت میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھ سے اخلاص اور محبت رکھتا ہے۔ .... وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولت مند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ شیخ حامد علی نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز کے کئی نشان دیکھے ہیں اور چونکہ وہ سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا رہا ......" ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے۔ "کاہلی اور کسل بھی بہت ہے" سست تھے یہ حامد صاحب اور ان میں کمزوری پائی جاتی تھی "مگر متدین اور متقی اور وفادار ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دور کرے۔ آمین"

حامد علی صرف تین روپے مجھ سے تنخواہ پاتا ہے اور اس میں سے اس سلسلہ کے چندہ کے لئے چار آنہ بطیب خاطر محض للّٰہی شوق سے ادا کرتا ہے اور حبی فی اللہ شیخ چراغ علی چچا اس کا اس کی تمام خوبیوں میں اس کا شریک ہے اور یکرنگ اور بہادر ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 540 تا 541)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیرالدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313 تا 314)

اسی طرح ایک خادم عبدالقادر جمال پوری کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "مولوی عبدالقادر جوان صالح متقی مستقیم الاحوال ہے۔ اس ابتلاء کے وقت جو علماء میں بباعث نافہمی اور غلبۂ سوءِ ظن ایک طوفان کی طرح اٹھا مولوی صاحب کی بہت استقامت ظاہر ہوئی اور اول المومنین میں وہ داخل رہے بلکہ دعوت حق کرتے رہے۔ انکا گزارہ ایک تھوڑی سی تنخواہ پر ہے تاہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے دو آنے چھ پائی وہ ماہواری دیتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 538)

اب دیکھئے کیا شان تھی ان دینے والوں کی کہ ان کا ذکر کتابوں میں رہ گیا اور آنے والی نسلیں ہمیشہ ان کو دعا دیتی رہیں گی۔ آج کل تو لوگ کروڑوں روپے دینے والے ہو گئے ہیں۔ میرے پاس کئی دفعہ وہ لوگ آئے ہیں: جنہوں نے کروڑوں دیئے ہیں اور رسید بھی طلب نہیں کی اور کہا ہے اس کو اپنی مرضی سے جب چاہیں، جس جگہ چاہیں خدا کی راہ میں خرچ کر دیں تو وہ کروڑوں بھی انہیں آنوں کے بچے ہیں۔

"حیدر آباد کے ایک مولوی سید مردان علی صاحب اور مولوی سید ظہور علی صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب دس دس روپیہ اپنی تنخواہ میں سے دیتے ہیں۔ اور اسی طرح مفتی محمد صادق صاحب بھیروی اور منشی اروڑا صاحب کپورتھلہ اور انکے رفیق اور ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب چکراتہ اور ڈاکٹر بوڑے خان صاحب قصور اور سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر، اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی اور خلیفہ نوردین صاحب جموں سب بدل و جان اس راہ میں مصروف ہیں۔

ایسا ہی ہماری مخلص اور محبّ جماعت سیالکوٹ یہ تمام محبین اپنی اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں مصروف ہیں۔ اسی طرح مجی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد بدل و جان خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313)

حضرت حافظ معین الدین صاحب کے متعلق ہے:-

"اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے۔ لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا تھا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔

حضرت مسیح موعود نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھوکے رہ کے بھی خدمت کیا کرتے تھے"۔ (رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 293)

پھر فرماتے ہیں:-

"حبی فی اللہ بابو کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کلرک راجپورہ ریاست پٹیالہ۔ بابو صاحب متانت شعار مخلص آدمی ہیں۔ وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ آپ کے رسالوں کے پڑھنے کے بعد بعض علماء طرح طرح کے توہمات میں مبتلا ہو گئے ہیں مگر الحمد للہ میرے دل میں ایک ذرہ بھی شک راہ نہیں پایا۔ سو میں اس کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا کیونکہ ایسے طوفان کے وقت میں شکوک اور شبہات سے بچنا بشر کے اختیار میں نہیں۔ میری تنخواہ بہت کم ہے مگر تاہم کم سے کم ایک روپیہ ماہواری آپ کے سلسلہ کی امداد کے لئے بھیجا کروں گا کیونکہ تھوڑی خدمت میں بھی شریک ہو جانا بکلی محروم رہنے سے بہتر ہے"۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 538)

منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے دو قابل رشک مخلصین کا ذکر:

"ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہیں۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا۔ اور زیادہ وہ قابل تعریف اس سے بھی ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 314)

اب میں آخر پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے خطبہ جمعہ میں میں نے غریب بچیوں کی شادی کے لئے تحریک کی تھی کہ شادی کے لئے کچھ رقم پیش کریں مجھے تعجب ہوا ہے کہ جماعت نے اس طرح دل کھول کر اس قربانی میں حصہ لیا ہے کہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے۔ ان کا انفرادی سب کا ذکر تو میرے لئے ممکن نہیں لیکن کچھ میں ذکر کر بھی دیتا ہوں اس وجہ سے کہ بعض دفعہ خفیہ بھی کرنا چاہئے اور اعلانیہ بھی قربانی کرنی چاہئے۔ اس سے دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مد میں ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ 9 ہزار پاؤنڈ سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے۔ اور بعض خواتین نے اپنے زیورات پیش کر دیئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجھے ذاتی طور پر تو تردد تھا مگر جو کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اس کام کے لئے ان کا مشورہ قبول کرتے ہوئے **اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔** اگرچہ مناسب رقم دیں گے بہت زیادہ نہیں، مگر کسی غریب ماں باپ کو یہ غم نہیں رہے گا کہ ہم نے اپنی بیٹی کو کچھ نہیں دیا۔ عزت کے ساتھ چند کپڑوں میں ملبوس اچھی طرح رخصت کریں گے۔

جماعتوں کی طرف سے 95,803 پونڈ اور انفرادی ادائیگیاں 13,530 پونڈ کی ہیں۔ ٹوٹل ایک لاکھ نو ہزار 333 پونڈ، دو عدد طلائی سیٹ اس کے علاوہ ہیں۔

جو جماعتی چندے دیئے گئے ہیں ان میں جماعت انگلستان کا ماشاء اللہ وعدہ دس ہزار پونڈ کا ہے، جماعت آسٹریلیا پانچ ہزار آسٹریلین ڈالر، امریکہ کا پندرہ ہزار چھ سو پچیس پونڈ، مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے تین لاکھ روپے یعنی تین ہزار دو سو پچیس پونڈ پیش کئے گئے ہیں۔ جماعت کینیڈا ایک لاکھ کینیڈین ڈالر دے کر، چالیس ہزار تین سو تیس پونڈ دے کر بہت بڑی سبقت لے گئی ہے باقی جماعتوں سے، مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تین لاکھ روپے (تین ہزار دو سو پچیس پونڈ) اور تحریک جدید پاکستان بیس لاکھ روپے یعنی اکیس ہزار پانچ سو پانچ پونڈ۔ ٹوٹل پچانوے ہزار آٹھ سو تین پونڈ۔

انفرادی طور پر خاکسار کے وعدے کے علاوہ رفیق حیات صاحب لنڈن نے ذاتی طور پر تین ہزار پونڈ پیش کیا ہے، منصور شاہ صاحب نے ایک سو پونڈ، چوہدری محمد اکرم صاحب ڈیلس امریکہ نے چھ سو پچیس پونڈ، مہ رخ صاحبہ امریکہ ایک سو ڈالر، روحی شاہ صاحبہ نے دو ہزار پونڈ، ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے ایک ہزار پونڈ، قانتہ شاھدہ راشدہ صاحبہ لندن واقف زندگی کی بیوی خود بھی واقف زندگی گزارہ پانے والی پانچ سو پونڈ اس مد میں پیش کیا ہے، نعیمہ شبیر بھٹی ایک طلائی سیٹ اور دو سو پچاس پونڈ، مظفر سلام بھٹی ایک سو پونڈ، فہیم احمد صاحب بھٹی بیس پونڈ، چھیری بیگم صاحبہ ہنسلو تین سو پونڈ، مکرمہ طیبہ سیما صاحبہ سو پونڈ، میجر محمود احمد صاحب ایک سو دس پونڈ، شیخ وحید احمد صاحب پچاس پونڈ اور آپا آمنہ صدیقہ منان صاحبہ نے تین سو پونڈ اس مد میں پیش کیا ہے، شیخ محمود احمد صاحب پچاس پونڈ، ڈاکٹر ولی شاہ صاحب، روحی شاہ صاحبہ کے علاوہ انہوں نے ذاتی طور پر پانچ سو پونڈ دیا ہے۔ نسیم مہدی صاحب نے ایک ہزار کینیڈین ڈالر بھی ذاتی پیش کیا ہے، مکرمہ ارم عادل صاحبہ نے ایک طلائی سیٹ۔ یہ کل میزان 13,530 پونڈ۔ یہ 13,530 ذاتی قربانی کرنے والوں کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 اپریل 2003ء)

سانحہ ارتحال

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ سیدہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم سید مروت حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ 25 اپریل 2003ء بروز جمعۃ المبارک 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 26 اپریل 2003ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم سید برکات احمد صاحب کینیڈا مکرم سید حسنات احمد صاحب لندن مکرم سید سعادت منیر احمد صاحب مربی سلسلہ سمن آباد فیصل آباد مکرم سید افتخار احمد مکرم سید مختار احمد اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم حافظ سید باغ علی شاہ صاحب مرحوم آف معین الدین پور ضلع گجرات کی صاحبزادی تھیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور جملہ لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ چشم صدقہ جاریہ ہے!

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے قیمتی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔
رعایتی قیمت -/150 روپے مع ڈاک خرچ -/210 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

درخواست دعا

مکرم محمد الیاس خان صاحب (خان نیم پلیٹس) آف ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ عمر ہسپتال لاہور میں ان کے بچے کا آپریشن ہوا ہے ڈاکٹرز نے پتہ نکال دیا ہے۔ گھر واپس آ گئے ہیں۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

گمشدہ تھیلہ

مورخہ 17/اپریل 2003ء کو دارالعلوم شرقی سے گولبازار آتے ہوئے ایک گہرے نیلے رنگ کا تھیلہ جس میں چابی، نقدی، بلز اور بعض کھاتہ جات تھے وہ گم ہو گیا ہے۔ جس کو ملے وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

طبی مشاورت

پراسرار وائرس سارس (SARS) کی احتیاطی تدابیر اور امکانی علاج کی تعیین کیلئے نیشنل کالج ربوہ میں ہر قسم کے علاج کے ماہرین کے ساتھ ایک طبی نشست کا پروگرام ہے۔ جن احباب کے پاس اس حوالے سے معلومات ہوں، براہ کرم رابطہ فرمائیں تا کہ انہیں مدعو کیا جا سکے۔ بیرون ربوہ کے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی معلومات بذریعہ ڈاک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ فون 211787

(پرنسپل نیشنل کالج 15/4 دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

ربوہ آئی کلینک

☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔

کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے
دارالصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213066

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447 پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ جناح بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون: 5418406-7448406

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آر ٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز:۔ مظفر احمد ناصر۔ طاہر احمد ناصر

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7۔ستارہ سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلوڈ روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلرز: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس ایل جی، سام سنگ، سپر ایشیا، اٹلس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
7223228-7357309 فون

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو لاہور

میاں لطیف سنز جیولرز
مین بازار شاہ کوٹ (شیخوپورہ)
فون شوروم 04658-712718
طالب دعا: عبدالوحید بشیر۔

KOH-I- NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش: 214321
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
اقصیٰ روڈ ربوہ

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

گول شیٹ اینڈ ٹیکسی سروس
نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر سفیر احمد
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پنچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پنچ 04524-214510-04942-423173

چائلڈ ریلیکس Child Relax
RH-21
شیر خوار بچوں کے دانت نکالنے کی تکالیف
رحمان ہومیو فارمیسی
— ڈاکٹر بانو روڈ کوئٹہ (پاکستان) —
Inquiries & free information:
081-822470, Email:rhp1947@hotmail.com

زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے کیڈٹ ساز اقامتی ادارہ۔ کمپیوٹر لیب فری
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ (سیالکوٹ)
مکمل انگلش، اردو میڈیم، ہوسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-210813

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29